REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم یکشنبہ ۲ صفر ۱۳۷۶ھ
فی پرچہ ۱

جلد ۴۵/۱۰ ۹ تبوک ۱۳۳۵ ہش ۹ ستمبر ۱۹۵۶ء نمبر ۲۱۲

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔

پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔

215

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظر ہے۔

صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جمعہ پڑھائی اور نہایت ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

ربوہ ۸ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل جمعہ کے بعد حرارت زیادہ ہو گئی تھی اس وقت طبیعت بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ایک الہام اور کشفی حالت میں اس کی لطیف تشریح

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج دوسرے تمام معراجوں سے الگ قسم کا اور زیادہ کامل ہے

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ)

اس سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ الہام اور کشفی نظارہ ۸ ستمبر کے الفضل میں شائع کیا گیا تھا۔ لیکن اس میں بعض غلطیاں رہ گئی تھیں اس لئے اسے ذیل میں دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے (ادارہ)

۱۵ اور ۱۶ جون کی درمیانی رات کو مجھ پر الہام کی سی کیفیت طاری ہوئی اور یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے إِنَّ أَعَزَّ أَعْمَالِ الْإِنْسَانِ أَنْ يُسَمَّى الْحَمَلَانَ یعنے انسان کا بہترین عمل وہ ہوتا ہے۔ جس کے سبب سے وہ حملان کہلانے لگتا ہے یعنی بہت سا بوجھ اس پر لادا جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ کامل قبضہ جو الہام کی صورت میں لوح پر ہوتا ہے۔ کچھ کم ہوا اور کشف کی حالت طاری ہوئی۔ اور میں نے اس الہام کا مطلب اپنے دماغ میں دہرانا شروع کیا اور وہ یہ تھا کہ انسانی زندگی کا کمال یہ ہے کہ وہ ایک طرف تو خدا تعالےٰ کی طرف پورا متوجہ ہو جائے اور اسکے طے شدہ مقصد کو اپنے کندھوں پر اٹھا لے۔ دوسرے بنی نوع انسان کی بہتری اور کلام الٰہی کے پھیلانے کا بوجھ کامل طور پر اٹھا لے۔ پھر میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ پہلے صوفیاءؒ نے جو ولایت کے ایک مقام کا نام قطب رکھا ہے۔ اسی کو ان زمانہ کے حالات کے لحاظ سے حملان کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے۔ حملان کے معنے بھی ہیں بوجھ اٹھانے والا۔ اور قطب ستارہ بھی سارے عالم شمسی کو اپنی کشش ثقل سے کھینچتے ہوئے کسی غیر معلوم جگہ کیطرف لے جا رہا ہے۔ پس حملان وہ شخص ہے۔ جو دین اور دنیا کا بوجھ اٹھاتا ہے اور بنی نوع انسان کو خدا تعالےٰ کی طرف لے جانے کی کوشش کرتا ہے اسی کو پرانے زمانہ کے صوفیاءؒ نے قطب کے لفظ سے تعبیر کیا تھا جب یہ الہام ہوا اس وقت ۱۵، ۱۶ جون کی درمیانی رات کے تین بجے تھے۔ اسی وقت مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا گیا۔ کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا۔ اس سے معراج محمدی مراد ہے۔ جو دوسرے معراجوں سے الگ قسم کا اور زیادہ کامل ہے ورنہ یہودی کتب میں موسےٰؑ کے معراج کا بھی ذکر ہے۔ الیاسؑ کے معراج کا بھی ذکر ہے اور یسعیاہ کے معراج کا بھی ذکر ہے۔ اسی طرح بائیبل سے حضرت نوحؑ کے باپ کے معراج کا بھی پتہ لگتا ہے۔ مگر یہ سب معراج ان کی شان کے مطابق تھے اور محمدی معراج کو نہیں پہنچتے تھے۔ اسی طرح امت محمدیہ کے سابق اولیاءؒ کو بھی اپنے اپنے درجہ کے مطابق معراج ہوا جسکو قرآن کریم میں دَنَا فَتَدَلّٰى کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے یعنی کچھ حد تک بندہ اوپر چڑھتا ہے۔ اور کچھ حد تک خدا تعالےٰ اوپر سے آتا ہے جس طرح کھدر بھی ایک کپڑا ہے اور زربفت بھی ایک کپڑا ہے اور پیتل بھی ایک دھات ہے اور سونا بھی ایک دھات ہے۔ اسی طرح ہر شخص کا معراج اس کی شان کے مطابق ہوتا ہے۔ کسی کی روحانی بلندی چند گز کی ہوتی ہے۔ کسی کی روحانی بلندی عرش تک جاتی ہے۔ محض بلندی کے لفظ میں اشتراک نہ انکو برابر کرتا ہے نہ انکو ایک درجہ میں شامل کرتا ہے اور مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ جیسا کہ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے معراج کا واقعہ کئی دفعہ اور کئی شکلوں میں ہوا ہے۔ اسی طرح ہر انسان کو روحانی ترقی فاصلہ فاصلہ پر اور درجہ بدرجہ ملتی ہے قرآن کریم میں آتا ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ نیکیوں کی طرف آگے بڑھو اور اپنے سے پچھلوں کو کھینچکر آگے بڑھاؤ۔ اسی حکم کے ماتحت جو شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے آپ بھی اسے کھینچکر اپنی طرف قریب کرتے ہیں۔ اور جتنا وہ آپؐ کے قریب ہوتا ہے اتنا ہی وہ خدا تعالےٰ کے قریب ہوتا ہے اور اسی معیار کے مطابق اسے ایک روحانی بلندی کا درجہ مل جاتا ہے۔ اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تا قیامت اپنے پر درود بھیجنے والوں کے مدارج بلند کرنے کا موجب ہوتے جائیں گے۔ یہ ایک وسیع مضمون تھا جو دل میں آتا چلا گیا۔

مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی) ۶/۹/۵۶

روز نامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۵۶ء

پیغام صلح کی مغالطہ انگیزیاں

جناب ابو المنصور بی اے راولپنڈی نے ایک اور مضمون "پیغام صلح" میں شائع کیا ہے۔ جس کا لب لباب یہ ہے۔ کہ الفضل "پیغامی" کی بجائے "جماعت احمدیہ لاہور" لکھا کرے۔ ہم نے "پیغام صلح" کو دعوت دی تھی۔ کہ جو نام وہ اپنے لئے تجویز کرے۔ ہم وہی لکھا کریں گے۔ نام محض شناخت کے لئے ہوتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ابو المنصور صاحب نے جو نام تجویز کیا ہے۔ اس سے شناخت کی جو غرض ہے۔ وہ پوری نہیں ہوتی۔ ہم جماعت احمدیہ لاہور اس جماعت احمدیہ کو کہتے ہیں۔ جو لاہور میں ہے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو خدا کا مقرر کردہ خلیفہ تسلیم کرتی ہے۔ اس لئے اگر ہم یہ نام آپ کے لئے استعمال کریں گے۔ تو اس سے مغالطہ پڑنے کا امکان ہے۔ مثلاً ہم یہ لکھیں۔ کہ "جماعت احمدیہ لاہور نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی عقیدت کا حلف اٹھایا"۔ تو "پیغام صلح" کو تردید کرنا پڑے گی۔ یا ہم آپ کا تجویز کیا ہوا نام قبول کرکے یہ لکھیں کہ "جماعت احمدیہ لاہور کے ابو المنصور بی اے راولپنڈی نے "نعوذ باللہ" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو گالیاں دی ہیں۔ تو جماعت احمدیہ لاہور کے امیر ہمارے سر ہو جائیں گے۔ کہ یہ کیا ہے۔ اس لئے ہم جناب ابو المنصور صاحب بی اے کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ کوئی اور اچھا نام اپنے لئے تجویز کریں۔ اور اس کو اپنی انجمن کی مجلس شوریٰ میں اگر کوئی ایسی مجلس موجود ہے۔ بالاتفاق رائے پاس کروائیں۔ انشاءاللہ ہم وہی نام لکھا کریں گے۔ بلکہ الفضل میں اعلان کردیں گے۔ کہ جو لوگ (بقول پیغام صلح) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین انجمن (خلیفۃ المسیح) کے کثرت رائے کے فیصلہ کو ٹھکرا کر قادیان سے چلے آئے تھے۔ اور اپنا الگ اڈا قائم کر لیا تھا۔ ان کو ان کے اپنے فیصلہ کے مطابق آئندہ فلاں نام سے یاد کیا جائے۔

دوسری اس ضمن میں یہ عرض ہے۔ کہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ آپ ہمیں "قادیانی" نہ لکھا کریں۔ بلکہ ہم کو احمدی اور جماعت احمدیہ کو جماعت احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ کو امام جماعت احمدیہ لکھا کریں۔ آپ نے پہلے یہ نہیں کہا۔ کہ ہم آپ کو اس نام سے یاد کیا کریں۔ پہلے ہم نے کہا ہے۔ اس لئے آپ کو چاہیئے۔ کہ اس نام کے علاوہ اپنا کوئی اور نام تجویز کرلیں۔ خواہ کوئی بھی نام ہوگا۔ ہم وہی لکھا کریں گے۔ محض شناخت کے سلسلے میں "غیر مبایعین" کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر یہ نام بھی قبول نہ ہو۔ تو کوئی اور نام تجویز فرمائیں۔ تاکہ شناخت ہو سکے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم نے "پیغامی" کا نام کبھی تحقیر کے خیال سے نہیں لکھا محض شناخت کے لئے لکھا ہے۔ آپ کے بزرگوں نے تو محض تحقیر کے لئے ہمارے کئی کئی نام دھرے ہیں۔ اگر بھول گئے ہیں۔ تو ان کے ملفوظات ملاحظہ فرمائیں۔ ایک نام "محمودئے" بھی بہت استعمال ہوتا رہا ہے۔ ہم نے کبھی آپ کو محمد علیئے وغیرہ ناموں سے نہیں پکارا۔ اسی ایک بات سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ تحقیر سے کون کام بناتا ہے۔ اسی روح کے پیش نظر ہم کہتے ہیں۔ کہ آپ "میاں صاحب" تحقیر کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ محض اس لئے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو بعض بزرگ ابتدائی ایام میں پیار سے میاں صاحب کہتے تھے۔ یا "صاحبزادہ" کے نام سے پکارتے تھے اس بات کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔ کہ اب بھی آپ کو اس نام سے پکارا جائے۔ جبکہ آپ جماعت احمدیہ کے امام ہیں۔

پھر آپ اس صحیح اسلامی تعلق کو جو ایک مومن کو خلیفۂ وقت سے ہونا چاہیئے۔ "پیری مریدی" کہتے ہیں۔ کیا یہ بھی آپ تحقیر کے لئے نہیں کہتے؟ جیسا کہ آپ نے اسی مضمون میں لکھا ہے

"یہ پیری مریدی کا سارا سلسلہ تو اس دنیا میں ہی رہ جائے گا۔"

یہی "پیری مریدی" کا الزام آپ لوگوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ پر لگایا تھا۔ جن کو آپ ایک سانس میں تو اب "خدا کا مقرر کردہ خلیفۃ المسیح" کہتے ہیں۔ اور اسی سانس میں یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ خلیفۃ المسیح تو انجمن ہے۔ اور انجمن بھی وہ جس کا یہ عالم ہے۔ کہ بقول ڈاکٹر غلام محمد صاحب لوگ اس کو چندہ دینے کی بجائے اپنے طور پر روپیہ خرچ کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو پیغام صلح مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۵۶ء) جو محض ایک "سمجھوتہ" ہے۔ جس کو نت آئے دن از سرِ نو تازہ کرنا پڑتا ہے۔

بے شک آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو خلیفہ۔ مصلح موعود۔ پسر موعود نہ مانیں۔ مگر آپ کو یہ حق کس نے دیا ہے۔ کہ آپ احمدیوں کے اپنے خلیفہ کے ساتھ تعلق کو تحقیر سے "پیری مریدی" کہیں۔ آپ اپنا جو چاہیں۔ عقیدہ رکھیں ہمیں اس سے غرض نہیں۔ لیکن آپ ہمارے عقیدہ کی تحقیر نہیں کر سکتے۔

(۲)

یہ تو ابو المنصور صاحب کا قصہ تھا۔ اب ذرا "پیغام صلح" کی کہانی سنیئے۔ ہم نے "پیغام صلح" کے ایک ہی مضمون سے یہ متضاد باتیں پیش کرکے کہ ایک طرف تو آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو خدا کا مقرر کردہ خلیفۃ المسیح مانتے ہیں۔ اور دوسری طرف انجمن کو خلیفۃ المسیح کہتے ہیں۔ چند سوالات عرض کئے تھے "پیغام صلح" نے جو ان کا جواب دیا ہے۔ وہ ملاحظہ ہو۔

"فرمایئے اس سے بڑھ کر صفائی اور کس چیز کا نام ہے۔ باوجود اس کے یہ کہتے جانا کہ

کیا خاک کوئی سمجھے نہیں ہے کہ یہ ہاں ہے

خود اپنی عقل و دانش پر خاک ڈالنا ہے حضرت! آپ کو خدا نے کوئی روشن ضمیری عطا کی ہوتی۔ آپ کا دل نورِ بصیرت سے منور ہوتا۔ تو آپ کی سمجھ پر خاک نہ پڑتی۔ اور مزید سوالات کی آپ کو جرأت نہ ہوتی۔ لیکن اس کو کیا کہا جائے۔ کہ "روشن دین تنویر" نام رکھا کر آپ بغض و تعصب کے اندھیروں میں ٹامک ٹوئے مار رہے ہیں۔ .... ایسے ہی لغو اور لایعنی سوالات جو الفضل نے کئے ہیں۔"

یہ تو ہے "پیغام صلح" کی آزاد شستہ بیانی کا نمونہ۔ اب ان کی فلاطونی منطق بھی ملاحظہ ہو۔ مدیر محترم فرماتے ہیں:۔

"اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مولانا مرحوم کے نزدیک بھی اصل خلیفۃ المسیح انجمن ہی ہے۔ یہ الگ امر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی مشیت سے انجمن کے ممبروں اور تمام قوم کو حضرت مولانا کی خلافت پر مجتمع کر دیا۔ اس قسم کی استثنائی باتوں سے اصول غلط نہیں ہو جاتے۔ اور نہ ایسی باتیں قابل غور ہیں۔ کہ حضرت مولانا کے خلیفۃ المسیح ہوتے ہوئے انجمن بھی خلیفۃ المسیح تھی یا نہیں؟ اور دونوں کی قوت برابر تھی یا کم و بیش؟ یا اور ایسے ہی لغو اور لایعنی سوالات جو الفضل نے کئے ہیں۔ اس قابل نہیں کہ اس استثنائی صورت حالات میں انہیں قابل توجہ سمجھا جائے۔ بات صاف ہے کہ جب تک حضرت مولانا زندہ رہے تمام قوم اور انجمن کے تمام ممبران انہیں خلیفۃ المسیح مانتے رہے۔"

(پیغام صلح مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۵۶ء)

کوئی ہے جو اس عبارت میں معنی ڈال دے؟ اس سے پہلے اور پہلے بھی پیغام صلح یہ مانتا ہے۔ کہ

"ہم یقیناً حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفۃ المسیح مانتے ہیں۔ اور انہیں خدا کا مقرر کردہ خلیفہ یقین کرتے ہیں۔"

پھر اسی مضمون میں پیغام صلح لکھتا ہے کہ:۔

"الوصیت میں کہیں ایک حرف بھی ایسا ہے۔ جس سے اپنے بعد سلسلہ خلافت کے قیام کی طرف اشارہ پایا جاتا ہو؟ "قدرت ثانی" کے الفاظ میں خلافت کا کوئی ذکر نہیں بلکہ ...."

"پیغام صلح" بتائے کہ اگر خلافت کا الوصیت میں کوئی ذکر نہیں۔ تو "استثنائی خلافت" کا کہاں ذکر ہے؟ یہ کہاں ذکر ہے۔ کہ بس ایک ہی خلیفہ ہوگا۔ آگے خلافت نہیں چلے گی یعنی

اکو الف تینوں درکار
علموں بس کریں او یار

(باقی)

دعائے مغفرت

حمیدہ صاحبہ اہلیہ مکرم بابو محمد عبد اللہ صاحب سابق نائب ناظر بیت المال مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۵۶ء بوقت ساڑھے سات بجے شام بعمر ۵۲ سال اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے جنوری ۱۹۱۷ء میں بیعت کی تھی۔ اور موصیہ ۱۲۵۳ تھیں۔ جنازہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ نے باوجود علالت طبع کے ۵ ستمبر بعد نماز ظہر پڑھایا۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ احباب مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ سلطان احمد پیر کوٹی

پیغام صلح کے "بزرگ"

اور

"ناپاک سازشیں"

از مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی

یکم اگست کے پیغام صلح میں ایڈیٹر صاحب نے تحریر فرمایا تھا کہ "ایسی ناپاک سازشیں خلیفہ صاحب ہی کی جماعت میں چلتی ہیں۔ جماعت احمدیہ لاہور اور اس کے بزرگوں کا دامن بحمد اللہ ان باتوں سے بکلی پاک ہے"۔

اس سلسلہ میں میں نے ایک سازش کی کیفیت یکم ستمبر کے الفضل میں لکھی تھی۔ لیکن وہ سازش بیرونی تھی یعنے ہمارے خلاف۔ آیئے آپ کو آج ایک داخلی یا اندرونی سازش کا تھوڑا سا حال سنائیں جو پیغام صلح کے ایک "بزرگ" نے "حضرت امیر جماعت احمدیہ لاہور" کے خلاف کی۔ تاکہ ناظرین کو پتہ لگ جائے کہ "جماعت احمدیہ لاہور کے بزرگوں کا دامن" "ان باتوں سے" "کہاں تک" "پاک" ہے۔ اس ضمن میں ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہیں گے بلکہ خود "حضرت امیر جماعت لاہور" کا بیان پیش کریں گے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ۲۱ سال تک مصیبت میں رہنے کے بعد "میری زندگی کا ایک تاریک ورق" کے عنوان سے ایک مضمون ۱۶ صفحات پر ۱۳ اگست سنہ ۱۹۵۱ء کو تحریر فرمایا جسے ان کے انتقال کے بعد "مجلس معتمدین کے ایک رکن" نے تعلیمی پریس لاہور میں چھپوا کر احمدیہ بلڈنگس لاہور سے شائع کیا۔ جس کے پیش لفظ میں لکھا۔ "قیادت کے دوران میں سب سے زیادہ دکھ حضرت مرحوم کو مولانا صدرالدین صاحب سے پہنچے۔ اس ٹریکٹ میں آپ کے دکھوں کی خود نوشت داستان ہے"! ہم اس "خود نوشت داستان" کا بہت ہی مختصر خلاصہ جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے اپنے الفاظ میں شائع کرتے ہیں۔ اور پیغام صلح سے پوچھتے ہیں کہ کیوں جناب کیا اب بھی آپ یہی فرماتے جائیں گے کہ "جماعت احمدیہ لاہور اور اس کے بزرگوں کا دامن ناپاک سازشوں سے بحمد اللہ بکلی پاک ہے"؟ مگر راقم الحروف ڈر رہا ہے کہ رسوائے عالم "اظہار حق" نامی ٹریکٹ کی طرح جناب مولانا دوست محمد صاحب ایڈیٹر پیغام صلح کہیں اس ٹریکٹ کو بھی "انصار اللہ" کے کسی رکن یا اراکین کا نوشتہ نہ فرمائیں۔ بہرحال آپ "میری زندگی کا ایک تاریک ورق" کا اقتباس جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے اپنے الفاظ میں نیچے ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ فرمائیں کہ اس "ورق" کی موجودگی میں جماعت احمدیہ لاہور اور اس کے بزرگوں کا دامن کہاں تک ناپاک سازشوں سے پاک ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں:۔

"میں ایک درد بھرے دل کے ساتھ آج ان واقعات کو قوم کے سامنے رکھنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ یہ ایک بوجھ ہے جو میرے سینے پر ہے۔ شاید اس درد دل کے اظہار سے میرا بوجھ ہلکا ہو جائے۔ آج اکیس سال سے میں ایک مصیبت میں مبتلا ہوں...... سنہ ۱۹۳۰ء تک میرے اور مولانا صدرالدین صاحب کے تعلقات اچھے تھے۔ مگر سنہ ۱۹۲۹ء یا سنہ ۱۹۳۰ء میں اخراجات کی زیادتی اور آمدنی کی کمی کی وجہ سے انجمن نے فیصلہ کیا کہ اشاعت اسلام کالج جس کے مولانا صدرالدین صاحب پرنسپل تھے۔ بند کر دیا جائے اس فیصلہ نے مولانا صاحب کی ناراضگی کو انتہا تک پہنچا دیا...... میرے ساتھ ان کی ناراضگی اس انتہا کو پہنچ گئی۔ کہ انہوں نے ایک عرصہ تک میرے پیچھے نماز پڑھنا بھی ترک کر دیا....... مولوی صدرالدین صاحب نے مرزا مظفر بیگ صاحب کو یہ کہا کہ میں اس طرح پر وہ رقم جو انجمن کو آنی چاہیئے تھی خود رکھ لیتا ہوں۔ میں ان کا ۲۸ مئی سنہ ۱۹۵۱ء کا خط (ذیل میں) درج کرتا ہوں۔

"عرصہ تقریباً بارہ تیرہ سال کا گزرا کہ مولانا صدرالدین صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ میں آپ کو ایک راز کی بات بتانا چاہتا ہوں۔ لیکن آپ کسی سے ذکر نہ کرنا اور وہ یہ ہے کہ حضرت امیر نے قرآن کے بارہ میں انگریزی میں اپنی ایک کتاب کا ایک نسخہ فیروز خاں نون کو پیش کیا۔ تو فیروز خان نون نے خوش ہو کر انہیں ایک ہزار روپے کا چیک پیش کیا۔ حضرت امیر کو مناسب تھا کہ یہ چیک انجمن کے حوالے کرتے۔ لیکن انہوں نے یہ روپیہ خود رکھ لیا"۔

آگے چل کر مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ مولانا صدرالدین صاحب میرے حق تصنیف کے متعلق میرے خلاف کافی پروپیگنڈا کرتے رہے۔ یہ پروپیگنڈا ایک عرصہ تک جاری رہا..... میری سنہ ۱۹۳۸ء کی بیماری کے بعد پھر یہ سوال اٹھا کہ انجمن کو بک ڈپو میں سراسر نقصان ہو رہا ہے۔ سنہ ۱۹۲۹ء کے آخر میں ایک سب کمیٹی اس تحقیقات کے لئے مقرر ہوئی۔ اور اس سب کمیٹی نے جس کے کرتا دھرتا بھی مولوی صاحب ہی تھے ایک رپورٹ جنرل کونسل میں پیش کی۔ جس میں بہت سی فرضی اور غلط باتوں کو بنیاد ٹھہرا کر اور غلط اعداد و شمار کی بنیاد پر یہ نتیجہ نکالا گیا۔ کہ بک ڈپو سخت نقصان پر چل رہا ہے۔ اور گزشتہ ۲۰ سال میں ۳۳ ہزار روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔ اس رپورٹ میں یہ کمال کیا گیا کہ بک ڈپو کا حساب قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ سے شروع ہوا۔ اس پر انجمن کا جو سرمایہ لگا وہ ۴۵ ہزار دکھایا گیا۔ حالانکہ اصل خرچ ۴۳ ہزار روپے تھا۔ اور پھر اس پر ۴۵ ہزار روپے سود لگایا گیا...... اتنا سخت سود شاید کسی وقت بیٹے یا یہودی کو بھی لگانے کی جرأت نہیں ہوئی......

... یہ وہ امر ہے جو ایک اشاعت اسلام کرنے والی سب کمیٹی کے ذہن میں کس طرح آیا.......... جرمن ترجمۃ القرآن پر یہ جھوٹ لکھا گیا۔ کہ یہ ترجمہ مولانا صدرالدین صاحب نے کیا ہے۔ حالانکہ ترجمہ ڈاکٹر منصور نے کیا تھا...... انجمن کے کسی ممبر کو آج تک اس جھوٹ سے پردہ اٹھانے کی جرأت نہیں ہوئی۔ کہ یہ ترجمہ مولوی صاحب نے نہیں کیا.

.... مجھے شکایت ہے کہ جتنے معاملات میری بدنامی کے لئے اٹھائے گئے انجمن نے ہمیشہ ان میں الزام لگانے والوں کو خوش رکھنے کی پالیسی پر عمل کیا۔ اور ایک مظلوم کے لئے کبھی سختی سے قدم نہ اٹھایا (دیکھا مولانا دوست محمد صاحب آپ نے۔ آپ کے امیر صاحب ایک دو نہیں۔ بلکہ آپ کی انجمن کے سارے ممبروں

تجدید عہد مدینہ

به محمود کشور کشائی دهند — به خدام او پاک رائی دهند
ز ظلمت جهاں را رهائی دهند — هنرهائے اورا روائی دهند

سرو سروری هیچ محمود نیست
چو او اندریں دهر محسود نیست

به بیعت چنیں رفت پیمان ما — پذیرفت حکمش دل و جان ما
رضا جوئیش باغ رضوان ما — فدائش شدن عید قربان ما

غلام غلامان احمد شدیم
فنا چوں به عشق محمد شدیم

چپ و راستش نیز هم پیش و پس — فشانیم جاں ها بود تا نفس
نگنجد که بروے رسد دست کس — به خوں اندروں تا نه راند فرس

المکے چناں کا مگارے چناں
جماعت به او جاں نثارے چناں

منظہر

کو اپنے خلاف سازش کا ملزم قرار دے رہے ہیں)......

۱۹۴۵ء میں ادھر میں لاہور سے نکلا ادھر مولانا صدر الدین صاحب نے ایک خطرناک الزام میرے خلاف لگایا...... میں تو حیران ہوں۔ کہ اپنی دفتر والوں اور مجلس منتظمہ کے ممبروں پر ہماری انجمن کا دارو مدار ہے۔ تو جماعت کا خدا حافظ۔ وہی دنیاوی حسد اور بغض و عناد۔ پارٹی بازی کا مظاہرہ ہے۔ اور غلط اطلاع پر بنیاد ہے.......

ادھر میں لاہور سے نکلا۔ ادھر یہ ایک طوفان کھڑا کیا گیا۔ کہ میں پانچ سال کے عرصہ میں انجمن کا سولہ ہزار روپیہ فضل حق کی مدد سے کھا گیا ہوں۔ اور اس کے علاوہ تاریں بھی دی گئیں۔ کہ حالت خطرناک ہو گئی ہے۔ کیا جماعت میں انتشار کا طریق اس سے بدتر رنگ اختیار کر سکتا تھا......... یہ تو خدا کا شکر ہے۔ کہ مولانا نے اس وقت پولیس میں کوئی رپورٹ نہیں دے دی۔ ورنہ شاید مجھے ہتھکڑی لگا کر ڈلہوزی سے لاہور لا کر مولانا کے سامنے پیش کیا جاتا۔ تو وہ خوش ہو جاتے.......... مجھ پر الزامات کی تحقیقات انجمن نے کی۔ بہت اچھا کیا۔ مگر جھوٹے الزامات لگانے والے کے خلاف کیا قدم اٹھایا۔ وہ اسی طرح انجمن کا پیر بنا رہا...... ہاں مولانا کے پاس ایک اور ہتھیار ہے۔ کہ وہ سب کچھ کرنے کے بعد یوں اثر ڈالتے ہیں۔ کہ مجھ پر بڑا ظلم کیا گیا ہے۔ اور مستعفی ہوتا ہوں۔ اور انجمن سے بھی علیحدہ ہوتا ہوں۔ چنانچہ اس جنرل کونسل کے اجلاس کے بعد جس میں میری ڈلہوزی سے واپسی پر سولہ ہزار روپے کھا جانے کے الزام کا معاملہ پیش ہوا۔ مولانا نے فوراً یہی ہتھیار استعمال کیا۔ اور حسب ذیل تحریر بھیجی۔

۲۸ اکتوبر کی مجلس میں جو بے بنیاد اتہامات حضرت مولانا محمد علی صاحب نے میرے اوپر لگائے۔ اور ان اتہامات کی بوچھاڑ لگاتار ڈھائی گھنٹے تک مجھ پر کرتے رہے۔ وہ نہایت ہی رسوا کن اور میرے قلب کو پاش پاش کرنے والے تھے ان کا یہ کہنا کہ میں امیر جماعت بننے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔ اور پھر یہ کہنا کہ مولوی آفتاب الدین کے مکان پر میاں محمد صادق صاحب آتے جاتے ہیں۔ اور مولوی آفتاب الدین صاحب آپ کے نال اس خبر رسانی میں جو قادیان تک جاتی ہے۔ آپ کا حصہ ہے۔ اور اس کا ثبوت آپ نے یہ پیش کیا۔ کہ یہ ہے مولوی آفتاب الدین کا خط جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ یہ کام کرتے ہیں۔ یہ خطرناک بم تھے۔ جو میرے اوپر پھینکے گئے۔ پھر آپ نے ایسے غضبناک لہجے میں کوسنا شروع کیا۔ جس طرح ایک آقا اپنے زر خرید غلام کو کہتا ہے۔ کہ آپ میرا حکم نہیں مانتے۔ اور آپ کھاتے ہیں۔ لیکن کام کوئی نہیں کرتے۔

اس قسم کے بے بنیاد اتہامات نے میرے قلب اور اعصاب میں شدت کا ہیجان اور طوفان پیدا کیا۔ جس سے قریب تھا۔ کہ میرے سر کی شریانیں پھٹ جاتیں۔ میں مرتے مرتے بچ گیا ہوں۔ آپ نے میری عزت کو پاؤں کے نیچے روندا ہے۔ اس لئے میں اس ظلم کے خلاف دہائی دیتا ہوں۔ انجمن سے اور اپنے عہدہ نائب صدر سے مستعفی ہوتا ہوں۔

(۸ نومبر ۱۹۴۵ء)

یعنی الزامات مولانا مجھ پر لگائیں۔ کہ میں انجمن کا سولہ ہزار روپیہ فضل حق کی مدد سے کھا گیا ہوں۔ اور جب میں اپنی بریت پیش کروں۔ تو ان کے قلب اور اعصاب میں شدت کا ہیجان پیدا ہو جائے۔ اور ان کا قلب پاش پاش ہو جائے۔ گویا میرا قلب اور اعصاب تو پتھر کے ہیں۔..... اپنی ذاتی تکلیف ان کو پہاڑ نظر آتی ہے۔ اور دوسرے پر تیر چلاتے ہوئے بھی ان کو خیال نہیں آتا۔ کہ میں کیا کر رہا ہوں.........

مسجد کے پاک منبر کو اور وعظ کے نام کو اپنے امیر کی غیبت سے ناپاک کرنا ایک ایسا مذموم فعل تھا۔ کہ جس پر جنرل کونسل کو نوٹس دے کر اس کا سدباب کرنا چاہیئے تھا.......

(مولانا صدر الدین نے) میرے متعلق لوگوں کو جھوٹی باتیں سنا کر اکسانے کی کوشش کی۔ اور پھر جب وقت آیا انکار کر دیا.........

آپ نے مجھے دو خط لکھے۔ جو مجھ پر الزامات کے مجموعے تھے۔ مثلاً میں نے سالہا سال سے مولوی صاحب کی بدنامی اور تذلیل پر کمر باندھ رکھی ہے۔ میں قواعد انجمن کی خلاف ورزی کرتا ہوں۔ میں اپنی پوزیشن سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہوں۔ ایک رکن کی تذلیل کے لئے غلط بیان کر دیتا ہوں۔ دفتر میں خیانت ہوتی ہے۔ اور میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں۔ میں نے مولانا صاحب کی تحریروں کو دبا کر مجرمانہ فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ مولانا صاحب کے حق میں انجمن فیصلے کرتی وہی ہے۔ جنہیں میں لکھنے نہیں دیتا۔ میں نے مولوی صاحب کے متعلق ایک خطرناک رپورٹ انجمن میں پیش کی۔ جو جھوٹ کا پلندا ہے۔ میں انجمن کے کسی رکن پر سوائے اپنے رشتہ داروں کے اعتماد نہیں کرتا۔ سیکرٹری صاحب میری شہ پر کاغذات کو دباتے اور گم کر دیتے ہیں۔ میں نے اس سے پہلے انجمن کے اراکین کو نکالا ہے۔ اور اکثروں کے ساتھ لڑائیاں کی ہیں۔ اس انجمن میں اکیلا آدمی ہوں۔ جو اراکین انجمن کے ساتھ مخاصمت رکھتا ہوں۔ کوئی صالح آدمی میرے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ صالح صرف وہی ہیں۔ جو اس انجمن سے نکل گئے ہیں۔ یا جن سے میں نے لڑائیاں کی ہیں".......... پہلے خط میں مولانا صاحب نے نہ صرف اپنا استعفیٰ پیش کیا۔ بلکہ یہ بھی ارادہ ظاہر فرما دیا۔ کہ جس طرح مولانا غلام حسن خاں اور میاں محمد صادق صاحب اور ماسٹر فقیر اللہ صاحب صالحین کی جماعت میں جا ملے۔ وہ بھی صالحین کی جماعت سے جا ملیں گے۔ بظاہر تو اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک جماعت قادیان صالحین کی جماعت ہے۔ اور جماعت لاہور فاسقین کی۔ تعجب ہے کہ اس جماعت فاسقین کا سردار بننے کی بھی وہ کوشش کرتے ہیں۔ مگر یہ دونوں خطوط صاف بتاتے ہیں۔ کہ مولانا مجھے پرلے درجے کا ظالم۔ بداخلاق اور جھوٹ بولنے والا اور اخلاق سے بے بہرہ سمجھتے ہیں........... ایک طرف دن رات میرے خلاف مشورے ہوتے رہتے ہیں۔ (مولوی دوست محمد صاحب۔ آپ نے اپنے امیر کے خلاف اپنی انجمن کے بزرگوں کی سازشیں ملاحظہ فرمائیں۔ جن کا اعتراف آپ کے سابق امیر صاحب آپ کے موجودہ امیر صاحب کے خلاف فرما رہے ہیں) اور احمدیہ بلڈنگس سے یہ پراپیگنڈا ہو رہا ہے۔ کہ میں کیا کیا قواعد کی خلاف ورزیاں کر رہا ہوں۔ اور میری وجہ سے یہ جماعت نکمی ہو چکی ہے۔ اور ان کے دلوں میں کوئی دینی جذبہ نہیں رہا۔ دوسری طرف میں کوئی بات کہوں۔ تو اس کے ماننے سے انکار کیا جاتا ہے۔

یہ سب کچھ کن حالات میں ہو رہا تھا۔ جب میں بوجہ بیماری کے اس قابل نہیں تھا۔ کہ ان اصحاب کے ساتھ کوئی بحث مباحثہ کر سکوں۔ بجائے اس کے کہ میری بیماری کی وجہ سے ان اصحاب کے قلوب میں میرے لئے ہمدردی پیدا ہوتی۔ اور مجھ سے کوئی غلطی بھی ہو جاتی۔ تو ایک ۷۸ سال کے بیمار آدمی سے جس کے پچاس سال سے زیادہ خدمت میں گذر چکے تھے۔ کوئی درگذر کی جاتی۔ اسی کو گرانے کے لئے اور اسکی بیماری کو بڑھانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی۔ فرض کر لیجئے۔ کہ میں نے کوئی غلطی کی تھی۔ یا اپنے اختیارات کو ناجائز طور پر استعمال کیا تھا۔ تو اس حالت میں میری تمام خدمات کا صلہ کیا یہ تھا۔ کہ مجھے قبر تک پہنچانے کی آخری کوششوں تک اتر آتے؟

دستخط محمد علی ۸/۱۳/۵۱

یہ ہے انتہائی مختصر خلاصہ" حضرت امیر مرحوم کے دکھوں کی داستان" کا جو ان کو موجودہ امیر صاحب سے پہنچے۔ سارا ٹریکٹ ایسے ہی ہوشربا بیانات سے بھرا پڑا ہے۔ مقامی اصحاب میں سے جو صاحب اسے بچشم خود ملاحظہ فرمانا چاہیں۔ وہ کسی وقت میرے پاس تشریف لا کر دیکھ سکتے ہیں۔ میں آخر میں پیر مولوی دوست محمد صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جناب والا اپنے ان الفاظ پر غور فرمائیں۔ کہ "جماعت لاہور اور اس کے بزرگان کا دامن بحمد للہ ناپاک سازشوں سے پاک ہے۔" آپ کا یہ فقرہ کہاں تک مبنی بر صداقت ہے؟ اس کا فیصلہ اس مضمون کو دیکھ کر ناظرین خود کر لیں۔ بھلا جو "بزرگ" اپنے امیر صاحب سے نہیں چوکے۔ وہ اگر موقع لگ جائے۔ تو دوسروں سے کب چوکنے والے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم کوئی بات اپنے منہ سے ایسی نہ نکالیں۔ جس کی زد خود ہم پر پڑتی ہو۔ اور جسے کہہ کر ہم خود ملزم ثابت ہو جائیں۔

ایک ضروری تحریک کی یاددہانی

(از حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے میں نے نماز مترجم کی اشاعت کے سلسلہ میں اپنے بعض خاص اصحاب کو ماہ اگست میں ایک ضروری تحریک بھجوائی تھی۔ اس وقت تک بہت تھوڑے دوستوں نے جواب بھجوایا ہے۔ میں اس کے جواب کی انتظار میں ہوں۔ مہربانی کر کے احباب جلد سے جلد جواب ارسال فرماویں۔ جواب نہ آنے کی وجہ سے کام میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ یہ مختصر نوٹ بطور یاددہانی ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کے صاحبزادے منور اختر صاحب اور مکرم چودھری اسد اللہ خاں صاحب کے صاحبزادے اعجاز نصر اللہ صاحب کا اس ماہ کے آخر میں امتحان ہو رہا ہے۔ وہ آج کل لندن میں بیرسٹری کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح مکرم اختر صاحب کے چھوٹے صاحبزادے مبشر اختر صاحب لاہور میں ایف اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ تینوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

فری ٹاؤن

سیرۃ النبی کا جلسہ فری ٹاؤن میں بروز اتوار بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ فری ٹاؤن میں مورخہ ۲۶/۸/۵۶ زیر صدارت مسٹر عیسےٰ سیسے کیا گیا۔ سب سے پہلے مکرم قاضی مبارک احمد صاحب شاہد نے تلاوت قرآن کریم کی اور تقریر کی۔ بعدہٗ مسٹر الفا بشیر نے سوانح حیات طیبہ پر عمدہ تقریر کی۔ اس کے بعد احمدیہ سکول کے ایک لڑکے نے زبانی کچھ سوانح سنائی۔ پھر مسٹر عبداللہ کول نے اور بعدہٗ مسٹر مانسرے نے اور تین طالبعلموں نے یکے بعد دیگرے تقاریر کیں۔ مسٹر عبدالکریم اور مسٹر محمد عیسےٰ سیسے نے بھی تقریریں کیں۔ محترم السید الحاج العالمی نے عربی میں تقریر کی۔ اور حاضرین بفضلہ تقاریر سے اچھی طرح محظوظ ہوئے۔

(محمد ابراہیم خلیل مربی)

کنری

مورخہ ۲۶ ؍اگست بعد نماز مغرب و عشاء جماعت احمدیہ کنری کا۔ زیر تعمیر مسجد میں سب سے پہلی مبارک تقریب یعنی سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسہ کا انعقاد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم جناب ڈاکٹر احمد دین صاحب امیر حلقہ نے ادا فرمائے۔ مکرمی جناب ڈاکٹر احمد دین صاحب امیر حلقہ۔ مکرم عبدالرشید صاحب ارشد مربی حلقہ اور مکرمی ماسٹر خادم حسین صاحب بی اے نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر فرمائیں۔ علاوہ اس کے میاں محمود رفیق صاحب نے اپنا تیار کردہ ایک جامع مضمون سیرۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑھ کر سنایا۔ اور دو بچوں نے بھی مضامین پڑھ کر سنائے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ غیر مسلم اور غیر احمدی شرفاء نے بھی شرکت کی

خاکسار عبدالغفور بھٹی

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد کنری سندھ)

چک ۱۲۷ ؍ بہلولپور ضلع لائلپور

۲۶/۸/۵۶ کو تقریب سیرۃ النبی جلسہ عام ایک اعلےٰ پیمانہ پر کیا گیا۔ جس میں کثرت سے غیر احمدی احباب کو مدعو کیا گیا۔ جن کی تعداد حاضری کم از کم ایک ہزار تھی۔ پہلی تقریر مولوی عبدالستار صاحب نے کی۔ دوسری تقریر اہل حدیث عالم مولوی سید رسول شاہ صاحب نے کی۔ اور تیسری تقریر محترم مولوی عبدالغفور صاحب نے فرمائی۔ جس میں فرقہ وارانہ بات نظر نہ آسکتی تھی۔ لوگ خوب سمجھے اور خوب تعریف کی۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔ جلسہ کے لئے سائبان وغیرہ اور لاؤڈ سپیکر وغیرہ کا بہت اچھا انتظام تھا۔

(سیکرٹری جماعت احمدیہ بہلولپور چک ۱۲۷ ؍)

داؤد خیل

۲۶ ؍اگست ۱۹۵۶ء کو جماعت احمدیہ داؤد خیل ضلع میانوالی کی طرف سے صبح ۹ بجے زیر صدارت چوہدری سردار محمد صاحب جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں بہت سے غیر احمدی دوست بھی شامل ہوئے۔ جلسہ میں ایک غیر احمدی دوست مکرم مشتاق احمد صاحب ایم۔ اے نے بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اقتصادی نظام کے موضوع پر پندرہ منٹ تقریر فرمائی آخر میں مکرم جناب سید سعد علی شاہ صاحب امیر ضلع میانوالی نے حضور کی بچپن سے لیکر آخری عمر تک کی زندگی کے حالات اختصار کے ساتھ بیان فرمائے اور حضور کے اسوۂ حسنہ پر ایک مدلل تقریر فرمائی۔

(فضل الرحمٰن سعید سیکرٹری مال)

نوشہرہ چھاؤنی

مورخہ ۲۶/۸/۵۶ بعد نماز عصر جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی کی طرف سے جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرمی مرزا غلام حیدر صاحب نے سرانجام دیئے مرزا غلام حیدر صاحب مرزا عبدالحفیظ صاحب۔ جمعدار محمد عبدالصمد صاحب محمود نعیب صاحب عارف رسول احمد صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی ایک غیر از جماعت دوست مکرمی محمد یامین صاحب بٹ الوی نے بھی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر تقریر فرمائی۔

عبدالستار خادم جنرل سیکرٹری نوشہرہ چھاؤنی

چک ۲۷۷ ؍ گوکھووال ضلع لائلپور

مورخہ ۲۵-۲۶ ؍اگست کو روزانہ نماز عشاء کے بعد جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم چک ۲۷۷ گوکھووال ضلع لائلپور منعقد ہوتا رہا۔ جس میں گاؤں کے تمام احمدی اور غیر احمدی مرد۔ عورتیں شامل ہوتے رہے۔ سید غلام رسول صاحب۔ اللہ دتا صاحب اور شعیب صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر وضاحت سے روشنی ڈالتے رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظموں اور دیگر کتب سے ثابت کیا کہ مسیح موعود علیہ السلام کو حضور سرور کائنات سے بے حد محبت تھی جس کا نہایت اچھا اثر ہوتا رہا۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

گولیکی (گجرات)

جلسہ سیرت النبی بمقام گولیکی ضلع گجرات۔ ۲۶ ؍اگست ۱۹۵۶ء کو بصدارت چوہدری سردار خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گولیکی۔ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ پیر محمد عبداللہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ منشی احمد جان صاحب اور چوہدری عبداللہ صاحب نے نعت پڑھی پیرزادہ محمد اکبر سقراط۔ پیر شیر عالم صاحب پیر فیض عالم صاحب۔ عزیز نعیم احمد صاحب اور چوہدری ریاض احمد صاحب نے سیرۃ النبی کے مختلف پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ حاضری کافی تھی۔ کارروائی نہایت خوش اسلوبی سے ہوئی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار ایم اے سقراط سیکرٹری جماعت احمدیہ

لجنہ اماء اللہ گولیکی

بصدارت اہلیہ محترمہ پیر شیر عالم صاحب صدر لجنہ اماء اللہ مسجد میں ۲۶/۸/۵۶ کو بعد نماز ظہر منعقد ہوا۔ اس میں محترمہ موصوفہ۔ اہلیہ سقراط صاحب۔ دختران پیر شیر عالم صاحب و پیر بشیر احمد صاحب نے اپنے اپنے مضمون پڑھے۔ چھوٹی چھوٹی بچیوں نے مناسب حال نظمیں پڑھیں۔ دعا کے بعد اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی

خاکسار ایم۔ اے سقراط سیکرٹری جماعت احمدیہ

جماعت احمدیہ لیہ

مورخہ ۲۶/۸/۵۶ کو بروز اتوار جلسہ سیرۃ النبی بعد نماز عصر مسجد احمدیہ لیہ میں زیر صدارت ڈاکٹر عبدالغنی صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ماسٹر امیر عالم صاحب بی۔ اے پریذیڈنٹ خاکسار (محمد اسحاق) ڈاکٹر اللہ بخش صاحب اور مرزا سردار محمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لیہ نے علاوہ ازیں حضور کے فضائل حالات جنگ غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک اور آپ کی عبادت کے عنوان پر تقریریں کیں۔ غیر احمدی احباب بھی شامل جلسہ ہوئے۔ آخر میں محترم ماسٹر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

محمد اسحاق معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لیہ

کوٹ عبداللہ

۲۶/۸/۵۶ کو سیرت النبی کا جلسہ زیر صدارت چوہدری عبدالرب انسپکٹر کیا گیا۔ جس میں غیر مذاہب کے افراد بھی شامل ہوئے۔ تین تقاریر ہوئیں۔

محمد عبداللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

ناصر آباد اسٹیٹ

مورخہ ۲۶/۸/۵۶ کو بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا۔ کارروائی زیر صدارت پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ شروع ہوئی۔ متعدد تقاریر کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

سید داؤد مظفر شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

محمد آباد اسٹیٹ

مورخہ ۲۶ ؍اگست جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ کے زیر اہتمام سیرت النبی صلعم کا جلسہ ٹالی اسٹیشن پر منعقد ہوا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر مقررین نے روشنی ڈالی۔ تقاریر دلچسپی سے سنی گئیں۔

چک ۳۵ جنوبی سرگودھا

۲۶ ؍اگست کو جلسہ سیرت النبی صلعم کیا گیا۔ جس میں خاکسار اور چوہدری محمد سلطان اکبر صاحب مولوی فاضل متعلم بی اے اور عزیز محمد سلیمان نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ جلسہ میں غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے۔ مستورات کا علیحدہ جلسہ ہوا۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۵ جنوبی

محمود آباد جہلم

مورخہ ۲۶/۸ کو سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دو جلسے ہوئے۔ پہلا جلسہ صبح سویرے مستورات کا ہوا۔ دوسرا جلسہ عشاء کی نماز کے بعد مردوں کا تھا۔ دونوں جلسے کامیاب رہے۔

محمد شریف قائد مجلس خدام الاحمدیہ

محمود آباد جہلم

ایک مجرّب نسخہ

ارشادِ نبویؐ کی صداقت کا ذاتی مشاہدہ

تعمیر مسجد جرمنی کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف کامٹی حال کراچی نے اپنے اور اپنے عزیز و اقارب کی طرف سے مبلغ بارہ صد روپیہ (۱۲۰۰/-) کی قربانی اپنے مقدس امام کے حضور پیش کی ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔ تحدیث نعمت کے طور پر مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے مساجد کے چندہ کی برکت کا ذاتی مشاہدہ پیش کیا ہے ان کے خط میں سے متعلقہ اقتباس ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

"میں جب تقسیم ملک کے بعد کراچی آیا میرے پاس کوئی سرمایہ نہیں تھا۔ جو کچھ تھا وہ بہت مدت بعد پاکستان پہنچا۔ یہاں کراچی میں تین سو روپے ماہوار پر ملازمت کی۔ جب پہلی تنخواہ ملی جس کی مجھے دوسرے اخراجات کے لئے اشد ضرورت تھی۔ مگر جب مقامی امیر جماعت احمدیہ نے تعمیر مسجد کی اہمیت پر تقریر فرمائی تو خاکسار کے دل میں پورے وثوق اور یقین سے بھرپور احساس ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کا گھر بناتے ہیں خدا تعالیٰ ان کا جنت میں گھر بناتا ہے اور چونکہ احمدیہ نقطۂ نگاہ سے جنّت اسی زندگی میں شروع ہو جاتی ہے اور مجھے کراچی میں مکان اور دوکان کی اشد ضرورت تھی اس لئے مجھے یقین تھا کہ اگر خدا کا گھر بنانے میں امداد کی جائے تو اللہ تعالیٰ مجھے یہیں گھر دے گا۔ میں نے ایک سو روپیہ اس کام کے لئے دیا۔ جو رقم میرے ان حالات کے مطابق ادا کرنی بہت مشکل تھی۔ اس پر ابھی ایک ہفتہ بھی نہیں گذرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب پیدا کر دیئے کہ مجھے مکان، دوکان اور موٹر کار وغیرہ میسر آ گئے......"

چونکہ اس قسم کے ذاتی مشاہدات آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی صداقت کے لئے بین نشانات کے طور پر ہیں اس لئے احباب جماعت کو دعوتِ عام دی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے ذاتی مشاہدات تحریر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ قائمقام وکیل المال تحریک جدید ربوہ

رفریشر کورس کا پروگرام

نظارت اصلاح و ارشاد کے انتظام کے ماتحت رفریشر کورس کے پروگرام میں ذیل کے معزز لیکچراروں نے حصّہ لیا۔ ہم ان کے اسماء گرامی اور موضوع شکریہ کے ساتھ شائع کرتے ہیں تمام لیکچر نہایت کامیاب رہے۔ کورس کے ابھی دو دن باقی ہیں

تاریخ		اسم گرامی	موضوع	کیفیت
یکم ستمبر	اوّل وقت	مولانا راجیکی صاحب	خشیۃ اللہ	
	دوسرا وقت	مولوی دوست محمد صاحب	اہل پیغام کی تاریخ	
۲ر ستمبر	اوّل وقت	چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے	پیغامیوں کے متعلق حقائق	
	دوسرا وقت	مولانا غلام احمد صاحب فاضل	غیر احمدیوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات	
۳ر ستمبر	اوّل وقت	چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ	سلسلہ احمدیہ ۱۹۳۹ء کے بعد سے	
	دوسرا وقت	قاضی محمد نذیر صاحب فاضل	شیعہ ازم	
۴ر ستمبر	اوّل وقت	مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل	بہائیت اور اسلام	
	دوسرا وقت	شیخ عبدالقادر صاحب فاضل	غیر مبایعین کے اعتراضات اور ان کے جواب	
۵ر ستمبر	اوّل وقت	ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل	احرار اور احمدیت	
	دوسرا وقت	وکیل التبشیر تحریک جدید	غیر ممالک میں احمدیت کا نفوذ	

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بھائی منشی پیار محمد خانصاحب سابق سنگساز ضیاء الاسلام پریس ربوہ عرصہ آٹھ نو ماہ سے بعارضہ دل و جگر سخت بیمار ہیں۔ بزرگان جماعت و احباب جماعت اور درویشان قادیان سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم بھائی صاحب مکرم کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ فیاض محمد خان کرمانی از ربوہ

(۲) میری بیوی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے اور آجکل ہولی فیملی ہسپتال میں زیر علاج ہے ان کا معدے کا اپریشن ہونے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

وہاب الدین کیپٹن دارالرحمت ربوہ حال مقیم راولپنڈی

منظوری عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

یہ منظوری تا اپریل ۵۹ء ہوگی احباب نوٹ فرمالیں

	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	چوہدری محمد شریف صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت زرگانوالی شہر سیالکوٹ
(۲)	چوہدری علی احمد صاحب	سیکرٹری مال	"
(۳)	چوہدری شکر اللہ صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	"
(۴)	چوہدری خورشید احمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ	"

	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	چوہدری شاہ محمد صاحب	پریذیڈنٹ	جیکب آباد سندھ
(۲)	ملک بشیر احمد صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	"
(۳)	مرزا ظہیر الدین صاحب	سیکرٹری مال	"
(۴)	عثمان عرفانی صاحب	سیکرٹری امور عامہ	"

	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	چوہدری اللہ دتہ صاحب	پریذیڈنٹ	چک نمبر ۱۷ نزد بیر جگی ضلع مظفر گڑھ
(۲)	چوہدری محمد علی صاحب	سیکرٹری مال	"

	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	مولوی فضل الدین صاحب	پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال	ملیاں والہ ضلع سیالکوٹ
(۲)	چوہدری عنایت علی صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	"

	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	میر بخش خانصاحب	پریذیڈنٹ	گل گھوڑاں ضلع ڈیرہ غازیخاں
(۲)	مولوی غلام حیدر خانصاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد و تعلیم	"
(۳)	ماسٹر غلام مصطفےٰ صاحب	سیکرٹری مال زراعت	"
(۴)	غلام علی خاں صاحب	سیکرٹری امور عامہ	"

	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	حاجی ماسٹر عبدالقادر صاحب	پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال	بستی سیرانی بھٹیاں ضلع ڈیرہ غازیخاں
(۲)	حافظ عبدالخالق صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد و تعلیم	"
(۳)	حاجی الٰہی بخش صاحب	سیکرٹری امور عامہ	"

	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	مولوی عبدالقدوس صاحب	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال سیکرٹری اصلاح و ارشاد	بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں
(۲)	واحد بخش خانصاحب	سیکرٹری تعلیم	"
(۳)	غلام رسول خانصاحب	سیکرٹری امور عامہ	"
(۴)	الٰہی بخش خانصاحب	سیکرٹری زراعت	"

	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	چوہدری فتح محمد صاحب	پریذیڈنٹ سیکرٹری ضیافت سیکرٹری امور عامہ	چک ۱۴۸ گ ب ضلع لائلپور
(۲)	چوہدری فضل احمد صاحب	سیکرٹری مال و امام الصلوٰۃ	"

	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	چوہدری محمد حسین صاحب	پریذیڈنٹ	احمدیہ گھال وکوٹ گھمن ضلع سیالکوٹ
(۲)	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	سیکرٹری مال	"
(۳)	محمد عبداللہ صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	"
(۴)	چوہدری فیض احمد صاحب	سیکرٹری تعلیم	"
(۵)	چوہدری محمد صادق صاحب	سیکرٹری زراعت	"

	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	چوہدری احمد علی صاحب نمبردار	پریذیڈنٹ	چک ۵۴۹ E-B ضلع ملتان
(۲)	چوہدری مبارک علی صاحب	سیکرٹری مال و محاسب	"

	نام	عہدہ	نام جماعت
(۱)	چوہدری غلام حیدر صاحب	پریذیڈنٹ	پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ
(۲)	چوہدری محمد شہباز خانصاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	"
(۳)	عبدالحق صاحب	سیکرٹری مال	"

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

تحریک جدید کے دفتر دوم میں ساٹھ فیصدی یا اس سے اوپر ادا کرنے والی جماعتوں اور ان کے اچھا کام کرنے والے عہدہ داران کی فہرست

"اخبار الفضل" مورخہ ۲۶ ؍اگست میں ایک فہرست اچھا کام کرنے والے احباب اور ان کی جماعتوں کی شائع کی گئی تھی۔ جن کے وعدے دفتر اول و دوم میں تھے۔ اور وہ وعدے بہ حیثیت مجموعی ۶۰٪ یا اس سے زیادہ وصول ہو چکے تھے۔ اب ذیل میں اُن جماعتوں کے نام اور ان کے کارکنان کے نام شائع کئے جاتے ہیں۔ جن کے وعدے صرف دفتر دوم سال ۱۲ کے تھے۔

فہرست کے شائع کرنے کی غرض

فہرست کی اشاعت سے مقصد یہ ہے۔ کہ جن جماعتوں کے سو فیصدی پورا ہونے میں کچھ کمی ہے۔ وہ اسے پورا کریں۔ اور کوشش کریں ان کے وعدے کی رقم ۳۰ ستمبر تک جو ہر جماعت میں جلسہ کرنے کی تاریخ مقرر ہے۔ وعدے سو فیصدی وصول ہو جائیں اور یہ جلسہ اسی واسطے مقرر کیا گیا ہے کہ سال میں سے وقت زیادہ گزر گیا ہے اور وعدوں کی وصولی وقت کے لحاظ سے کم ہے۔ یعنی ابھی اس آخری سہ ماہی میں ۷۰٪ فی صدی اور ادا کرنا ہے۔ تب وعدے سو فیصدی پورے ہوں گے۔

جماعتوں کو اطلاع

"وکیل المال تحریک جدید کے دفتر" سے ایک چھٹی کے ذریعہ ہر جماعت کو اس کا وعدہ و وصولی بھجوائی گئی ہے۔ اور بعض دوستوں کو انفرادی طور پر انکے وعدے کی بابت لکھا گیا ہے تا وہ ۳۰ ستمبر سے قبل ادا کر سکیں۔

پس ہر جماعت جس کا وعدہ دفتر اول و دوم کا پورا نہیں ہوا یا کسی جماعت کا صرف دفتر دوم کا ہی وعدہ ہے۔ اور وہ سو فی صدی پورا نہیں ہوا۔ کوشش کرے۔ کہ آخری میعاد سے قبل یہ وعدے سو فیصدی ادا ہو جائیں۔ تا وہ نئے سال کی تحریک پر نمایاں اضافہ سے نہایت خوشی کے ساتھ حضور کی آواز جب ان کے کان میں آئے وہ لبیک لبیک یا امیر المومنین کہ سکیں۔ احباب کرام کو معلوم ہی ہے۔ کہ نئے سال کے نئے وعدوں کا اعلان حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور سے نومبر کے آخری جمعہ میں ہوتا ہے۔ اس اعلان سے قبل ہر جماعت اور ہر مرد کا وعدہ سو فیصدی بہر حال ادا ہو جانا چاہیئے تا وہ نئے سال کی تحریک پر لبیک کہنے میں دل کسی قسم کی ہچکچاہٹ نہ محسوس کرے بلکہ بانشراح صدر خوشی سے اضافہ کے ساتھ آگے بڑھے۔ فہرست حسب ذیل ہے۔

ضلع سیالکوٹ

فیصدی

پنڈی بھاگو ۔ چوہدری عبدالحق صاحب سیکرٹری مال وصولی ۸۰٪
نرسکہ 〃 غلام غوث صاحب 〃 〃 ۷۵٪
تلونڈی بھنڈراں 〃 غلام رسول صاحب 〃 〃 ۷۵٪
کھروہ 〃 محمد سلیم صاحب 〃 〃 ۷۵٪
داتہ زیدکا 〃 بشیر احمد صاحب 〃 〃 ۶۰٪
دلم 〃 نبی احمد صاحب 〃 〃 سو فیصدی

سمبڑیال کی جماعت کے ملک سراج الدین صاحب بہترین کام کرنے والے ہیں اور یہ بھی کہ ان کے احباب اپنے تحریک جدید عام طور پر شروع میں ہی ادا کر دیتے ہیں۔ اور یہ کام وہ بڑے تعہد اور کوشش سے کرتے ہیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ پیش از پیش قربانیوں کی توفیق بخشے۔ آمین۔

جماعت شاہ زادہ چوہدری محمد علی صاحب وصولی سو فیصدی
〃 حیالو بھڈیار 〃 فضل احمد صاحب 〃 ۹۵٪
〃 کنجروڑ نو کریاں 〃 سردار علی صاحب سیکرٹری مال وصولی ۹۵٪
〃 کوٹ پڈ الکھن 〃 محمد اسماعیل صاحب 〃 سو فیصدی ادا
〃 گھوکل دگلوٹیاں کلاں میاں عبدالغفور صاحب 〃 ۸۰٪
〃 ملیانوالہ مولوی فضل الدین صاحب 〃 ۶۰٪
〃 پتوکی ضلع لاہور۔ مرزا اکبر بیگ صاحب صدر ہیں۔
دفتر دوم میں وعدہ ۱۹۷/- اور وصولی ۱۶۰/- ہے

ضلع شیخوپورہ

لکھی آنہ بھٹواں چوہدری محمد شفیع صاحب سو فیصدی بلکہ وعدے سے بھی زائد
بلیٹر کے ملک بشیر احمد صاحب } ان جماعتوں کی ادائیگی دفتر
بھوئے والی چوہدری سردار خاں صاحب } دوم میں ۶۰٪ تک ہے

ضلع گوجرانوالہ

ڈیرہ سارنگ خاں چوہدری سارنگ خاں ۸۸/ روپے وعدے سے ۷۵/- وصول

وزیر آباد وعدہ ۶۹۲/ اور وصولی ۵۲۵/- ہے اس کے کارکن حکیم شمیم حسین صاحب ہیں۔

مومن کی ضلع گوجرانوالہ کا وعدہ ۱۵۶ اور وصولی سو فیصدی ہے کارکن چوہدری سردار خاں صاحب صدر ہیں۔

حافظ آباد کے کارکن شیخ رحمت اللہ صاحب ہیں ان کا وعدہ ۱۰۲۴ اور وصولی ۵۰۱/ ہے جو پچاس فیصدی کے قریب ہے ظاہر ہے کہ ابھی اس جماعت اور اس جیسی دوسری جماعتوں جن کے نام نہیں آئے۔ بڑی کوشش اور تن دہی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

چک پٹھاں سو فیصدی ادا۔ بلکہ وعدے سے بھی بڑھا کر ادا کیا ہے۔ چوہدری غلام محمد صاحب صدر ہیں۔

پنڈی بھٹیاں کے کارکن تو ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ہیں سو فیصدی ادا

اکال گڑھ۔ میاں محمد عالم صاحب کارکن ہیں۔ وصولی دفتر دوم میں وعدہ ۸۲/- کے مقابل ۷۲/- ہے۔

ضلع گجرات

منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات میں وعدہ ۸۰۰/- ہے۔ اور وصولی ۵۴۷/- چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ ابھی ان کا کام بہت ہے۔ یہ تو احباب کے ذہن نشین کیا جا چکا ہے کہ یہ فہرست ان جماعتوں کی ۶۰٪ یا اس سے اوپر کی ہے جن کے وعدے صرف دفتر دوم کے ہی تھے اور دفتر اول میں ان کا کوئی فرد شامل نہ تھا۔

ضلع لائل پور

ماموں کانجن۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب وعدہ ۵۷/ سو فیصدی ادا
چک ۳۶ گ ب چوہدری حمید احمد صاحب سیکرٹری مال 〃/ ۱۶۶ وصول ۱۲۲/
چک ۶۱ ر ب بیدیا نوالہ چوہدری انوار احمد صاحب 〃/ ۱۸۵ 〃 ۱۵۵/
چک ۸۹ ر ب رتن چوہدری عبداللہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید 〃/ ۲۳۲ 〃 ۱۵۳/
چک ۲۸۷ پلاسور چوہدری غلام علی صاحب گل 〃 ۷۵٪
چاہ لڑیانہ ضلع جھنگ چوہدری مہر خاں صاحب وعدہ ۱۳۲/ 〃 ۱۰۹/
شورکوٹ 〃 حکیم عبدالرحمٰن صاحب سو فی صدی ادا
چک ۴۹ ج ب 〃 چوہدری دولت خاں صاحب سیکرٹری مال سو فیصدی ادا

ضلع سرگودھا

چاہ ددوہ: چوہدری سلطان احمد صاحب وعدہ ۶۲/ ۔ وصول ۳۶+۱۱/۱۰
لوڈہ حافظ جمال احمد صاحب ۹۰٪
ساہی وال مستری احمد بخش صاحب ۷۰٪
شاہ پور صدر۔ وعدہ سو فیصدی ادا۔ چوہدری عبدالرحیم صاحب صدر
چک پنیار۔ چوہدری سردار خاں صاحب وعدہ ۲۱۲/ وصول ۱۷۸/
چک ۳۴ ج ب چوہدری محمد اشرف صاحب ۸۲٪
چک ۹۹ ش 〃 محمد خاں صاحب ۷۴٪
چک ۹۷ 〃 فیض احمد صاحب سیکرٹری سو فیصدی
چک ۱۲۴ 〃 محمد الدین صاحب 〃
چک ۱۵۲ شمالی ملک نور محمد صاحب ۷۶٪
چک ۱۶۸ منگلہ چوہدری عزیز الرحمٰن صاحب سو فیصدی
فاروکہ ۔ ڈاکٹر گوہر الدین صاحب پنشنر ۸۰٪
خان پور ضلع جہلم ملک فضل داد صاحب، سو فیصدی

فیصدی

مندرانی ضلع ڈیرہ غازی خان غلام محمد خاں صاحب ۶۶٪
ٹیکسلا ضلع راولپنڈی ڈاکٹر مظفر احمد صاحب وعدہ ۱۵۳/ وصول ۱۱۶/
چنگا بنگیال 〃 غلام احمد صاحب ۶۰٪
کہوٹہ 〃 مولوی غلام رسول صاحب ۶۰٪
دیپال پور ضلع منٹگمری شیخ محمد اقبال صاحب پلیڈر ۷۸٪
میرک 〃 میاں سراج الحق صاحب سو فیصدی
چک ۲۴۵ E.B 〃 ماسٹر عبدالعزیز صاحب وعدہ ۱۸۵/ وصول ۱۶۵/
وہاڑی ضلع ملتان ملک صلاح الدین صاحب 〃 ۲۹۳/ 〃 ۱۹۸/
شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ ماسٹر محمد بخش صاحب 〃 ۴۰/ 〃 ۲۱/
ڈیرہ اسمٰعیل خاں منشی محمد صدیق صاحب 〃 ۴۴۷/ 〃 ۳۴۲/
دیتال بنگیال۔ آزاد کشمیر ملک عبدالعزیز صاحب ٹھیکہ دار 〃 ۳۵/ 〃 ۲۰/
سکردو 〃 غازی محمد صدیق صاحب 〃 ۲۳۴/ 〃 ۱۲۵/
حاصل پور سندھی۔ ریاست بہاول پور مرزا محمد سیف اللہ صاحب 〃 ۴۶/
چک ۳۲ ایل بی چوہدری محمد شریف صاحب سو فیصدی
چک ۱۴۸ اسپر 〃 علی شیر صاحب سو فیصدی
چک ۳۲۷ ایچ آر 〃 فتح الدین صاحب سو فیصدی
چک ۱۶۷ 7-R 〃 محمد شفیع صاحب وعدہ ۱۸۰/ وصول ۱۲۱
چک ۲۱۳ H-R صوبیدار برکت علی صاحب 〃 ۳۸۳/ 〃 ۲۴۴/
فورٹ سنڈیمن۔ بلوچستان ڈاکٹر سراج الدین صاحب 〃 ۱۰۴/ 〃 ۹۲/

سندھ

جماعت اسلام آباد۔ اس کے کارکن چوہدری عبدالرحیم صاحب محمد شریف صاحب وعدہ سو فی صدی ادا ہے۔

〃 بدین۔ ملک منیر احمد صاحب نشاد صدر ہیں وصول ۸۸٪

〃 خلا آباد کارکن نور احمد صاحب لطیفی دکاندار ہیں جنہوں نے دفتر دوم کے وعدے سو فی صدی ادا کر دیئے ہیں۔ دوسری جماعتوں میں جو احباب دکاندار ہوں اور وہ عہدہ دار بھی ہوں۔ انہیں بھی چاہیئے کہ وہ اپنے وعدے سو فیصدی ماہ اکتوبر میں پورے کر دیں۔

دہبہ چیبہ۔ اس کے سیکرٹری مال چوہدری نور الدین صاحب۔ جنہوں نے اپنے وعدوں سے بھی ایک سو روپیہ اضافہ کر کے ادا فرمایا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء

دریا خاں مری حکیم صادق احمد صاحب دکاندار سیکرٹری مال وعدہ سو فیصدی

لاڑکانہ۔ شیخ عظیم الدین صاحب پریذیڈنٹ سوداگر چرم 〃 〃 〃

صوبہ ڈیرہ ماسٹر غلام محمد صاحب سیکرٹری مال 〃 〃 〃

ظفر آباد اسٹیٹ لانبی، چوہدری عزیز احمد صاحب صدر ہیں۔ انہوں نے بھی وعدوں سے زیادہ کر کے داخل فرمایا ہے

〃 〃 نو تنکا چوہدری غلام نبی صاحب صدر وعدہ سو فی صدی
گوٹھ قمر الدین 〃 قمر الدین صاحب صدر ہیں۔ 〃
چک ۸۔۲۱ 〃 نذیر احمد صاحب امین جماعت ہیں 〃
〃 عالم الدین صاحب صدر 〃 〃
〃 محمود رفیق صاحب 〃 〃 〃

بشیر آباد اسٹیٹ۔ اس کے سیکرٹری مال مولوی محمد موسیٰ صاحب واقف زندگی ہیں۔ ۶۵٪ کی ادائگی ہے۔

ٹنڈو الہ یار چوہدری عنایت الرحمٰن صاحب صدر وصولی ۶۰٪
جوہی 〃 شمس الدین صاحب سیکرٹری مال ۸۵٪

سانگھڑ۔ پیر فضل الرحمٰن صاحب صدر ہیں۔ ان کا اپنا وعدہ ۳۰۰/ روپے ہے اور ان کے اپنے خاندان کا چندہ معہ مرحومین۔ پیر برکت علی صاحب مرحوم والد آف اتمل و فخر احمدیت حافظ روشن علی صاحب مرحوم و حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی مرحوم کے چندہ شامل کر کے کل رقم ۳۷۱/ ہے۔ جو وعدہ کے ساتھ ہی ادا کر دی ہے۔

سکھر۔ قریشی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال وعدہ ۵۸۵/ وصول ۳۱۵/

وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ۔

مشرقی پاکستان کابینہ کے ارکان میں محکموں کی تقسیم

گورنر سے ۷ ستمبر کو اسمبلی کا اجلاس بلانے کی درخواست

ڈھاکہ ۸ ستمبر۔ مشرقی پاکستان کابینہ کے ارکان میں محکموں کی تقسیم کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ صوبائی کابینہ نے کل تیسرے پہر ایک اجلاس میں سنز سیاسی نظر بندوں کی فوری رہائی کا فیصلہ کیا

کابینہ نے صوبائی گورنر سے یہ استدعا کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے کہ ۷ ستمبر کو صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب کیا جائے۔

صوبائی وزراء میں محکموں کی تفصیل حسب ذیل ہے

وزیر اعلیٰ۔ مسٹر عطاء الرحمان خان۔ جیل کے سوا وزارت داخلہ کے تمام محکمے۔ منصوبہ بندی پٹ سن اور خوراک۔ مسٹر ابو المنصور احمد۔ تعلیم تعلقات عامہ۔ صحت و لوکل سیلف۔ مسٹر کفیل الدین۔ مواصلات تعمیر عامہ۔ آبپاشی سیلابوں کی روک تھام۔ اسمبلی قانون۔ جنگلات۔ شیخ مجیب الرحمن۔ تجارت محنت و صنعت۔ سماجی بھلائی۔ امداد باہمی اور انسداد رشوت ستانی۔ مسٹر محمود علی۔ مالیات زراعت۔ بحالیات۔ جیل۔ ماہی گیری۔ ایکسائز رجسٹریشن۔

کابینہ کا اجلاس

کل تیسرے پہر صوبے کی نئی کابینہ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا جو دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اجلاس میں ان سنز سیاسی نظر بندوں کی فوری رہائی کا فیصلہ کیا گیا۔ جو صوبائی سیفٹی ایکٹ کے ماتحت نظر بند ہیں۔ ان میں صوبائی اسمبلی کے چار اور قومی اسمبلی کا ایک رکن بھی شامل ہے۔ کابینہ نے ۱۳ افراد کے خلاف عاید شدہ پابندیاں ختم کر دینے کا بھی فیصلہ کیا ہے

معلوم ہوا ہے کہ کابینہ کے سب ارکان آج ڈھاکہ جیل میں سیاسی نظر بندوں سے ملاقات کر رہے ہیں۔ کابینہ کے اجلاس کے بعد وزیر اعلیٰ مسٹر عطاء الرحمن نے بتایا کہ جن نظر بندوں کی رہائی کا فیصلہ کیا گیا ہے انہیں کل پانچ بجے شام تک رہا کر دیا جائے گا۔

شیخ عطاء الرحمن نے بتایا کہ نئی کابینہ کے ارکان نے اپنے مکانوں پر محافظ تعینات کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ صوبائی گورنر مسٹر فضل الحق سے یہ استدعا کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۷ ستمبر کو مشرقی پاکستان اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے۔ تاکہ آئندہ چھ ماہ کا بجٹ اسمبلی میں پیش کیا جا سکے۔

فہرست چندہ (بقیہ صفحہ ۷)

(بقیہ صفحہ ۷)

سکھر:۔ قریشی عبد الرحمن صاحب سیکرٹری مال وعدہ ۵۸۵/- وصولی ۳۸۵/-

شکارپور:۔ شیخ عبد الرشید صاحب بٹرا سیکرٹری مال ہیں۔ ان کا اپنا ۱۵۰/- تو پہلے ہی ادا ہے وصولی بمشکل ۲۰ فی صدی تک آتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ابھی بہت سا کام پڑا ہے اور وقت بہت کم ہے یعنی دسواں مہینہ جا رہا ہے۔

کمال ڈیرہ: حکیم محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری مال۔ ادائیگی ۶۶٪

کنڈیارو:۔ ماسٹر محمد بریل صاحب سیکرٹری مال وصولی ۹۴٪

کوٹ مولابخش:۔ چوہدری سلطان احمد صاحب سیکرٹری مال ۶۵٪

نور نگر فارم:۔ چوہدری محمد اسحٰق صاحب سیکرٹری مال ۵۰٪

حسن باڈہ: چوہدری محکم الدین صاحب جنرل سیکرٹری ۸۴٪

نسیم آباد:۔ ماسٹر محمد اقبال صاحب صدر وصولی قریب ۶۰٪

محراب پور: چوہدری سلطان علی صاحب ۵۰٪

ٹنڈو کوٹ:۔ وعدہ ۱۲۹/- وصولی ۸۶/- میاں سعید احمد صاحب دوکاندار

ہر رقم کے ساتھ اسم وار تفصیل کا دینا ضروری ہے ہر جماعت اور ہر فرد تحریک جدید کے وعدے کی رقم مرکز میں ارسال کرتے وقت منی آرڈر یا بیمہ میں اسم وار تفصیل ساتھ دے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں التجا ہے کہ وہ جماعت کے ہر فرد کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے وعدے جلد سے جلد سو فیصدی وقت کے اندر پورے کر سکیں وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

جہلم کے نزدیک تیل کی دریافت

لاہور ۸ ستمبر۔ جہلم کے نزدیک ایک مقام پر گیارہ بارہ ہزار فٹ کی کھدائی کے بعد تیل نکلا ہے یہ کنواں ۱۲۷۰۱ فٹ گہرا کھودا گیا تھا۔ پاکستان میں اتنی گہری کھدائی پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ اس کنوئیں سے ابھی کم مقدار میں تیل نکلا ہے اب یہاں سے زیادہ مقدار میں تیل حاصل کرنے کے لئے مختلف طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں۔

ڈلیس کی برطانوی و فرانسیسی سفیروں سے ملاقات

لندن ۸ ستمبر واشنگٹن کی ایک اطلاع کے مطابق امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلیس نے کل واشنگٹن میں مقیم برطانوی (و) فرانسیسی سفیروں سے قریباً پون گھنٹے تک ملاقات کی اور سویز کے متعلق تازہ ترین صورت حال کے بارہ میں غور کیا۔

درخواست دعا

سید محمد سلیم صاحب دار التجلید اردو بازار لاہور کی لڑکی عرصہ سے بیمار ہے۔ آجکل طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

حیدرآباد میں جماعت احمدیہ کی طرف سے خدمت خلق کی

قابل تعریف مساعی

ہزاروں من ملبے کے نیچے دبے ہوئے افراد کو بچایا اور انکا سامان نکالا

۲۸ اور ۲۹ اگست کی درمیانی شب کو حیدرآباد کے ایک مشہور محلہ گاڈی کھاتہ میں دو منزلہ عمارت گر جانے سے ۸ افراد ہلاک ہو گئے اور متعدد شدید مجروح ہوئے۔

رات ساڑھے تین بجے مکان گرا۔ صبح نماز کے معاً بعد جب ہمیں اس حادثہ کی اطلاع ملی۔ تو فوراً خدام و انصار کا ایک گروپ وہاں پہنچا۔ اور ملبے کے نیچے دبے ہوئے زخمیوں کو نکالنا شروع کر دیا۔ ہزاروں من مٹی کے ڈھیر کو اٹھا کر گھر کا سامان نکالا گیا۔ ہمارے نوجوانوں نے انتہائی محنت اور جانفشانی سے یہ کام کیا۔ آخر ۱۲ بجے کے قریب قیدیوں کا ایک گروپ آیا۔ ان کی آمد پر حکام نے ہمارے رضا کاروں کو شکریہ سے فارغ کیا اور ہمارے اس جذبہ کی بے حد تعریف کی۔ (برکت اللہ محمود مربی حیدرآباد)

درخواست دعا: میرا لڑکا محمد شفیق ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے۔ تین روز سے اس کی حالت بہت کمزور ہے۔ سب احمدی بھائی بہنیں درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو شفا اور درازیٔ عمر عطا کرے۔ (ماسٹر محمد رفیق کراچی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴